Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
☎ 213029

ہفتہ 20 جون 1998ء 24 صفر المظفر 1419 ہجری 20 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 131

اہلِ ایمان یک جان ہوتے ہیں

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تو دیکھے گا کہ اہلِ ایمان باہمی رحم و شفقت اور محبت میں ایک جسم کی طرح ہوتے ہیں۔ جب کسی عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس کی خاطر بے خوابی اور تکلیف کا شکار ہو جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب باب رحمتہ الناس)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو' تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رو سے نہیں' بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے' تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 66)

صاحبِ استطاعت افراد کا فرض ہے کہ کمزوروں کی مدد کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنا نیکی نہیں۔ بلکہ ان افعال کے ساتھ عزیمت قلب ہونی چاہئے۔ درحقیقت منہ پھیرنے میں کچھ بھی نہیں۔ اگر اس کے ساتھ دعا شامل نہیں جس کی وجہ سے نماز کو صلوٰۃ کہا جاتا ہے۔ یہ ارشاد الٰہی ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم یتیموں اسیروں اور غریبوں کی مدد کریں اور خدا کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ اس میں ہمیں انہی باتوں کا سبق دیا گیا ہے کہ جو تکلیف میں ہو اس کی تکلیف دور کریں جو مصیبت میں ہو اس کی مصیبت ہٹانے کی کوشش کریں کیونکہ اگر صوم و صلوٰۃ کے ساتھ خدا کی اطاعت نہیں۔ اس کی مخلوق سے ہمدردی نہیں۔ تو پھر کچھ بھی نہیں۔

میں ان علامتوں میں سے ایک علامت کے متعلق اس وقت اپنی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ جماعت کے یتامیٰ کی پرورش و تعلیم و تربیت کا سوال ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ نہایت اہم سوال ہے اور کسی جماعت کی ترقی اس کے افراد کی ترقی پر منحصر ہوتی ہے۔ جب کسی جماعت کے اکثر افراد دنیا میں کامیاب ہوں۔ تبھی وہ جماعت کامیاب شمار کی جا سکتی ہے۔ چوہڑے اگر مل کر بیٹھ جائیں تو وہ معزز نہیں کہلا سکتے۔ کسی جماعت کی عزت و عظمت اس کے افراد کی عزت و عظمت پر منحصر ہوتی ہے کیونکہ افراد کا مجموعہ ہی جماعت ہوا کرتی ہے۔ پس ترقی پانے والی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے افراد کی ترقی کی فکر کرے جو لوگ اس کا خیال نہیں کرتے۔ ان کی جماعتیں آہستہ آہستہ ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور زور گھٹ جاتا ہے۔

دین حق نے اس بات کو مد نظر رکھا ہے کہ جو لوگ صاحبِ استعداد اور صاحبِ وسعت ہوں اور ان کے پاس دولت ہو۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے کمزوروں کی مدد کریں۔ اور جو مستحق ہیں ان کو امداد دیں۔ ان کمزوروں میں بھی آگے دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک تو بڑے جوان ہوتے ہیں۔ وہ تو کسی نہ کسی طرح اپنی پرورش کر سکتے ہیں۔ دوسرے کمزور اور چھوٹے بچے ہوتے ہیں جن میں نہ عقل ہوتی ہے نہ تجربہ' اس لئے وہ اپنی پرورش کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔

(از خطبہ 31۔ جنوری 1919ء)

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 230-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرما کر ممنون ہوں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

فری کوچنگ کلاس

○ خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی طرف سے فری کوچنگ کلاس کا آغاز 25۔جون سے کیا جا رہا ہے۔ ششم تا دھم کی کلاسز 25۔جون سے نصرت جہاں اکیڈمی میں اور کالج (انٹر) کی کلاسز یکم جولائی سے جامعہ احمدیہ کی عمارت میں ہوں گی۔ اس مقصد کے لئے رجسٹریشن دفتر مقامی میں مغرب سے عشاء کے درمیان 23۔جون تک ہوگی۔ رجسٹریشن فارم سکول کے لئے 10 روپے کے عوض اور کالج کے لئے -/20 روپے کے عوض دفتر مقامی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ناظم امور طلباء
مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

ملاقات کے اوقات

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں سے ملاقات کے اوقات کار موسم گرما میں
5-00 بجے شام تا 700 بجے شام ہیں
ملاقاتیوں سے گذارش ہے کہ وقت کی پابندی کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

امداد طلباء
مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

20 احسان 1377 ھش 20-جون 1998ء

مزاح اور تمسخر

ایک مسکراہٹ بعض اوقات سینکڑوں تحفوں پر بھاری ہوتی ہے۔ اور خاص طور پر اس دور میں جب انسان بے اطمینانی اور پریشانی کا شکار ہے ایک دلفریب مسکراہٹ بکھیرنا بھی ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ مگر مزاح اور تمسخر میں ایک بنیادی فرق ہے۔

مزاح تو ایک لطیف کیفیت اور نیک جذبہ ہے جس میں انسان اپنے ہجولیوں کو شریک کرتا ہے جس کے نتیجہ میں سنجیدہ اور پژمردہ چہرے کھل اٹھتے ہیں اور وہ بھی لطف اٹھاتا ہے جس کے متعلق بات کی گئی ہو۔ مگر جب اسی مزاح کے اندر تلخی پائی جائے اور کسی کو نشانہ بنا کر دلآزاری مقصود ہو تو اس کو تمسخر کہتے ہیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے روکا ہے کیونکہ اس سے دل ٹوٹتے ہیں۔ فاصلے بڑھتے ہیں۔ دوستی کے شیشے میں بال آجاتے ہیں اور پھر یہ آبگینے کبھی نہیں جڑتے۔

خدا کے پیاروں کی مجلس ہمیشہ شگفتگی سے معمور رہتی ہے اور باوجود صدہا مشکلات اور دکھوں اور مصائب کے ان کے چہروں کی مسکراہٹ کوئی چھین نہیں سکتا۔ اور وہ ابدی خوشیوں کے چراغ روشن کرتے چلے جاتے ہیں۔ مگر کسی کا دل نہیں دکھاتے۔ کسی کو تکلیف نہیں دیتے۔ کوئی اپنی سبکی محسوس نہیں کرتا۔ کسی کو خفت نہیں اٹھانی پڑتی۔

یہ پاکیزہ اور لطیف مذاق ہے جو مسرتوں سے معمور کرتا ہے اور خدا والوں کی سنت جاریہ ہے حضرت صاحب نے کئی دفعہ یہ تذکرہ فرمایا ہے کہ احمدیوں خصوصاً واقفین نو میں یہ پاک مذاق اور لطیف جذبے پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ نعمت عطا فرمائے۔ آمین۔

معافی مانگ کر راضی کیا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ اللہ دین عرف فلاسفر نے جن کی زبان کچھ آزاد واقع ہوئی ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی کچھ گستاخی کی۔ جس پر حضرت مولوی صاحب کو غصہ آگیا اور انہوں نے فلاسفر صاحب کو ایک تھپڑ مار دیا اس پر فلاسفر صاحب اور تیز ہو گئے اور بہت برا بھلا کہنے لگے۔ جس پر بعض لوگوں نے فلاسفر کو خوب اچھی طرح زدوکوب کیا۔ اس پر فلاسفر نے چوک میں کھڑے ہو کر بڑے زور سے رونا چلانا شروع کیا۔ اور آہ و پکار کے نعرے بلند کئے۔ یہ آواز اندرون خانہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے کانوں تک جا پہنچی اور آپ بہت ناراض ہوئے۔

چنانچہ جب آپ نماز مغرب سے قبل بیت الذکر میں تشریف لائے تو آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار تھے۔ اور آپ بیت الذکر میں ادھر ادھر ٹہلنے لگے۔ اس وقت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی موجود تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس طرح کسی کو مارنا بہت ناپسندیدہ فعل ہے۔ اور یہ بہت بری حرکت کی گئی ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے فلاسفر کے گستاخانہ رویہ اور اپنی بریت کے متعلق کچھ عرض کیا۔ مگر حضرت صاحب نے غصے سے فرمایا کہ نہیں یہ بہت ناواجب بات ہوتی ہے۔ جب خدا کا مامور آپ لوگوں کے اندر موجود ہے تو آپ کو خود بخود اپنی رائے سے کوئی فعل نہیں کرنا چاہئے تھا۔ بلکہ مجھ سے دریافت کرنا چاہئے تھا۔

حضرت صاحب کی اس تقریر پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رو پڑے اور عرض کیا کہ حضرت صاحب میرے لئے دعا فرمائیں اور اس کے بعد مارنے والوں نے فلاسفر سے معافی مانگ کر اسے راضی کیا اور اسے دودھ وغیرہ پلایا"

(ذکر حبیب ص 324-325)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے 51 سال پہلے 20 جون 1947ء

جماعت احمدیہ کی طرف سے تفسیر القرآن انگریزی کی اشاعت

سیدنا حضرت مصلح موعود نے آج سے 51 سال پہلے، 20۔ جون 1947ء کو خطبہ جمعہ میں قادیان میں یہ اعلان فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے انگریزی زبان میں ترجمہ اور تفسیر القرآن کی پہلی جلد شائع ہو گئی ہے۔ یہ جلد ساڑھے بارہ سو صفحات پر مشتمل تھی اور اس میں پہلے دس پاروں کا ترجمہ و تفسیر شامل تھی۔ اس تفسیر القرآن کی خاص بات یہ تھی اس کے شروع میں 272 صفحات پر مشتمل حضرت مصلح موعود کے قلم سے تحریر شدہ دیباچہ تفسیر القرآن شامل ہے۔ جو بعد ازاں الگ کتاب کی صورت میں بھی اور کئی زبانوں میں ترجمہ کر کے بھی شائع ہوتا رہا۔ اس دیباچہ کا انگریزی ترجمہ کرنے کی سعادت محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کینٹب اور حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے حصے آئی۔

اس ترجمہ و تفسیر القرآن کی تاریخ محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی نے اپنی کتاب حیات مرزا بشیر احمد صاحب میں بیان کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے قرآن کریم کا جو انگریزی ترجمہ شروع میں کر دیا تھا وہ تو جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے 1914ء میں لے کر لاہور آگئے اور یہاں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے اسے اپنے طور پر شائع کر دیا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو نیا ترجمہ مع تفسیری نوٹوں کے مرتب کرنے کا حکم دیا۔ 1933ء میں حضرت مصلح موعود نے اس کام میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی شامل فرما دیا۔ اب دونوں نے مل کر اس خدمت کو سرانجام دینا شروع کر دیا۔"

محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی نے اس کام کی جو تاریخ مرتب کی ہے اس کا ملخص یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود نے اس کام کی تکمیل کے لئے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو لندن بھیجا جو تین سال وہاں مقیم رہ کر یہ کام کرتے رہے۔ مئی 1942ء میں حضرت مصلح موعود نے اس کام کی جلد تکمیل کے لئے جماعت احمدیہ کے قابل اور فاضل حضرات کا ایک بورڈ مقرر کر دیا۔ محترم شیخ صاحب لکھتے ہیں،

"قادیان میں کوٹھی دارالحمد ترجمہ قرآن کا دفتر تھا۔ یہاں راقم الحروف نے بارہا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مولانا شیر علی صاحب، اور حضرت ملک غلام فرید صاحب کو نہایت انہماک اور محنت کے ساتھ ایک میز پر یہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایک ایک لفظ پر بحثیں ہوتی تھیں۔ ایک ایک آیت کے متعلق دیکھا جاتا کہ قدیم مفسرین نے اس کے کیا معنے کئے ہیں؟ احادیث میں اس کے متعلق کیا لکھا ہے؟ حضرت مسیح موعود نے اس کی کیا تفسیر فرمائی ہے۔"

محترم شیخ صاحب نے لکھا ہے کہ ابھی پہلی جلد کے فرموں کی جز بندی نہیں ہوئی تھی اور سارے فرمے سول اینڈ ملٹری پریس لاہور میں رکھے ہوئے تھے کہ ملک کے سیاسی حالات بڑے مخدوش ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر احتیاط اور حفاظت کی غرض سے سارے فرمے اٹھا کر قادیان لے آئے گئے اور یہیں پر جز بندی شروع ہوئی۔ اب ملکی حالات اور خراب ہو گئے اور قادیان میں ہر لحظہ خطرہ بڑھتا گیا۔ پھر حضرت مصلح موعود نے حکم دیا کہ غیر معمولی عجلت کے ساتھ تمام قرآن شریف فوراً لاہور پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ یہ تمام فرمے ایک بڑی لاری میں بھر کر لاہور بھجوا دیئے گئے۔

اس کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت ملک غلام فرید صاحب بھی لاہور آگئے مگر افسوس کہ اس بورڈ کے سب سے سینئر ممبر حضرت مولانا شیر علی صاحب کا 13۔ نومبر 1947ء کو انتقال ہو گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حفاظت مرکز قادیان کے معاملات میں پہلے ہی زیادہ مصروف ہو چکے تھے۔ لہٰذا سارا کام حضرت ملک غلام فرید صاحب کے سر آپڑا۔ بہرحال پہلی جلد کے تیرہ سال کے بعد دوسری جلد شائع ہوئی۔ اور تیسری اور آخری جلد مارچ 1963ء میں شائع ہو سکی۔ تینوں حصوں کی مجموعی ضخامت 3193 ہے۔ یہ کام 1915ء میں شروع ہوا اور قریباً پچاس سال کی پیہم کوششوں کے بعد 1963ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔

یہ انگریزی ترجمہ و تفسیر خدا کے فضل سے بہت مقبول ہوئی۔ چند آراء ملاحظہ ہوں۔

ڈاکٹر چارلس ایس بریڈن امریکہ موصوف نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی ایونسٹن امریکہ کے شعبہ تاریخ و ادب مذہبیات کے سربراہ ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی (قسط اوّل)

مذہب کی اہمیت اور ضرورت

مذہب کے متعلق چار اہم سوالات اور ان کے جواب

(نمبر1) مذہب راستہ کو کہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ انسان منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔ عقل اس ضرورت کو محسوس کرتی ہے کہ انسان کے مقاصد حیات میں سے جو بھی مقصد ہو اس تک پہنچنے کے لئے کوئی راہ جو ذریعہ حصول مقصد ہو ضرور ہونی چاہئے۔

(نمبر2) انسان اپنی زندگی کے قیام اور بقا کے لئے بہت سے اسباب اور سہاروں کا محتاج ہے۔ جس طرح انسان کا اپنا جسم مع ذرات جسم کے اور اس کی اپنی روح مع قویٰ وحواس کے اس کی اپنی پیدا کردہ نہیں اسی طرح وہ اسباب اور وہ سہارے کہ جن پر اس کی زندگی کے قیام و بقا کا مدار ہے وہ بھی اس کے اپنے پیدا کردہ نہیں اور نہ خرید کردہ ہیں اور نہ مانگ کر رہی اس نے لئے ہیں کیونکہ انسان کی پیدائش سے بھی پہلے کے یہ پیدا شدہ ہیں۔

(نمبر3) غور کرنے سے ہمیں نظام عالم میں ایک گہرا تعلق اور مضبوط رابطہ معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً آنکھ کا سورج سے تعلق ہے۔ کان کا فضا (ہوا) سے کیونکہ آنکھ بغیر سورج کی روشنی کے بے کار رہتی ہے اور کان بھی ہوا کے ذریعہ ہی کلام سنتے ہیں اور پھیپھڑے اور قلب کے لئے ہوا باعث حیات ہے۔ ایسا نظام کامل جو علم اور قدرت کے انتظام کا مقتضی ہے ایک ہستی کے وجود کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے جو کامل علم قدرت والی اور ہر پہلو سے اپنی شان میں بے نظیر اور بے مثال ہو۔

(نمبر4) انسان خود تو اپنے ارادہ اور اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوا کہ اپنی زندگی کا مقصد خود مقرر کر سکے بلکہ انسانی زندگی کا مقصد مقرر کرنا اسی کا حق ہے کہ جس نے اسے پیدا کیا ہے۔

(نمبر5) انسان اپنے حوائج کے لئے ذرہ ذرہ کا محتاج ہے جو اس کے خالق نے اس کی پیدائش سے بھی بہت پہلے پیدا کر دیئے ہیں۔ کائنات عالم کے تمام ذرات اور ان کے خواص کا اس کی خدمت کو بجالانا اس کے پیدا کرنے والے کی ان گنت نعمتوں میں سے ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ انسان کا خالق اس کے لئے کتنا بڑا محسن ہے اور محسن کے احسانات کی جسب منطوق جبلت القلوب علیٰ حب من احسن الیھا کہ دل احسان کرنے والے کی محبت کے احساس پر پیدا کئے گئے ہیں۔ قدر کرنا اور اس سے محبت کرنا اس کا فطری مذہب ہے۔

(نمبر6) انسان اگرچہ اپنی فطرت کی رو سے عقل اور علم و عرفان کے حصول کے لئے اپنے اندر اعلیٰ استعداد رکھتا ہے لیکن جس طرح وہ جسمانی نشوونما اور ظاہری تربیت کے لئے والدین اور دوسرے اسباب کا محتاج ہے اور جس طرح باوجود عقل اور علم رکھنے کے ایک بی۔ اے اور ایم۔اے کی قابلیت کا انسان باوجود روشن دماغ اور چشم بینا کے زمینی راستے پر جو آنکھ کو نظر آتے ہیں اور بدیہیات اور مشاہدات کی چیز معلوم ہوتے ہیں جب تک واقف انسان نہ بتائے خود بخود معلوم نہیں کر سکتا اور یہی وجہ ہے کہ جن چیزوں کے انسان نام سیکھتا ہے یا علوم حاصل کرتا ہے خواہ وہ طب ہو خواہ فلسفہ اور حکمت یا ریاضی اور تواریخ وغیرہ ہو ان کے حصول کے لئے استادوں کی تعلیم اور رہنمائی کا محتاج ہے اور جو کچھ اس نے سیکھا ہے اگر استادوں سے نہ سیکھتا تو خود بخود اس کا سیکھنا اس کے لئے سخت مشکل اور دشوار ہوتا بلکہ وہ زبان اور نطق و گویائی جس کے ذریعے انسان پوچھ کر علم حاصل کرتا ہے اگر اسے یہ بولی اور زبان سے کلام کرنا بھی دوسروں کے ذریعے حاصل نہ ہوتا تو اکبر بادشاہ کے گنگ محل کے آزاد طبع انسانوں کی طرح صرف حیوانوں کی آواز اور شور و غوغا سے بڑھ کر اور کچھ جوہر ظاہر نہ کر سکتا۔

قاعدہ کے حروف سمجھنے تک تو یہ عاجز انسان استاد کی رہنمائی کا محتاج ہے تو پھر روحانی عرفانی اور ربانی علوم کے لئے روحانی استادوں اور معلموں کی تربیتی ضرورت کا کیونکر محتاج نہ ہوگا۔

(نمبر7) عقل بھی آنکھ کی طرح بے شک مفید چیز ہے لیکن جس طرح آنکھ اندھیرے میں کچھ نہیں دیکھ سکتی اور خارجی روشنی کے بغیر خواہ کس قدر ہی بینا کیوں نہ ہو۔ ہرگز دیکھ نہیں سکتی بلکہ اندھے کی آنکھ کے مشابہ ہے۔ اسی طرح عقل کا حال ہے کہ اس کے لئے مذہبی اور روحانی علم کے بغیر جو الہام الٰہی کے ذریعہ خدا کی طرف سے مختلف مدارج کی روشنی رکھتا ہے صحیح ادراک کرنا اور یقینی معلومات تک خود بخود پہنچنا ناممکنات سے ہے۔

(نمبر8) عقل کی مثال آنکھ کی ہو تو الہامی نور اور مذہبی روشنی دوربین کے شیشے کے مشابہ ہے اور ظاہر ہے کہ جو کچھ انسان خوردبین اور دوربین کے شیشہ کے ذریعہ باریک سے باریک اور دور سے دور چیز دیکھ سکتا ہے وہ محض آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ یہی بات اپنی مثال میں انوار نبوت و رسالت سے تعلق رکھتی ہے کہ جو کچھ خدا کا نبی اور رسول وحی نبوت و رسالت کے نور کے ذریعہ دیکھتا ہے وہ دنیا کے دانشمند اور عقلاء محض عقل و دانش سے ہرگز نہیں دیکھ سکتے اور نہ عقل کے ذریعہ انکشاف حقائق میں علم کا وہ یقینی مرتبہ ہی حاصل ہو سکتا ہے جو انوار نبوت کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

(نمبر9) خدا کے نبی اور رسول جو خدا کی طرف سے آئے اور اب تک آتے رہے خواہ وہ مختلف زمانوں میں آئے اور مختلف ملکوں اور زبانوں میں یا مختلف قوموں میں آئے مگر سب کے سب حسب منطوق اور ضرور ہم نے ہر قوم میں رسول یہ تعلیم دے کر بھیجے کہ اللہ کی عبادت کرو اور باطل معبودوں سے بچو توحید الٰہی کی تعلیم لے کر آئے اور سب نے اپنی اپنی قوم کے آگے لا الہ الا اللہ کی تعلیم کو پیش کیا لیکن جہاں عقل نے اپنے ڈھکوسلوں سے کام لینا شروع کیا توحید کے عقیدہ کو بگاڑنے کے ساتھ کسی قوم نے اہرمن اور یزدان دو خداؤں کی پرستش کرائی کسی قوم نے تثلیث کا باطل عقیدہ منوا کر ضلالت کے گڑھے میں گرایا۔ کسی قوم کو عناصر کی پرستش کسی کو اجرام سماویہ دارضیہ کی پرستش کرائی اور مشرک قوموں میں سے متفقہ طور پر کوئی قوم بھی ایک عقیدہ پر قائم نہیں پائی جاتی اور یہ افتراق اقوام عالم محض عقلی راہنمائی کے نتیجہ میں ظاہر ہو رہا ہے ورنہ انبیاء کی تعلیم صرف توحید پر دنیا کو قائم کرنے والی ہوتی ہے۔

(نمبر10) مادی عقل والوں کی عقلی تحقیق کا یہ حال ہے کہ حکمائے یونان اپنی تحقیق سے زمین کو ساکن اور آسمان کو دولابی صورت میں چکر کھانے والا اور کواکب کو کنوئیں کی ٹنڈوں اور ڈولوں کی طرح آسمان سے پیوست شدہ مانتے رہے اور بعد کے حکماء کی جدید تحقیق نے اس تحقیق کو غلط قرار دے کر اس پر پانی پھیر دیا اور موجودہ سائنس دانوں نے تجارب اور مشاہدات کی باریکیوں سے جہاں اپنی مادی عقل سے بال کی کھال اتار کر دکھائی اور سائنس کی موشگافیوں سے صنائع جدیدہ کا دروازہ کھول کر سٹیمر، ہوائی جہاز، ریل، تار برقی، ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ ایجادیں کیں وہاں اس مادی عقل نے دنیا کا امن برباد کرنے کے لئے ہوا و ہوس کے بندوں سے آتشبار بم اور خونریز آتشی اسلحہ سے ملکوں کے ملک اور شہروں کے شہر ویران اور کھنڈرات بنا دیئے اور قوموں کو حربی جہنم کا ایندھن بنا کر راکھ کر دیا۔

(نمبر11) عقل انسانی صرف مادی قوانین ناقص طور پر تیار کر سکتی ہے جن کی خرابیوں کے نتائج آئے دن دنیا کی اقوام کو بھگتنے پڑتے ہیں اور ان میں تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں پس اس کے لئے کسی ایسے ضابطہ اور مجموعہ قوانین کی ضرورت ہے جو تمام انسانی ضروریات کے مطابق ہو اور انسانی تنگ خیالی اور تنگ نظری سے مبرا ہو۔

(نمبر12) انسانی قوانین کی گرفت کا خطرہ تمام لوگوں کو ہروقت خلوت اور جلوت میں بدیوں اور بداخلاقیوں سے روکنے میں بالکل ناکام و ناکارہ ثابت ہوا ہے مگر روحانی ضابطہ ہر حالت میں انسان کو بدیوں سے روکتا ہے اور اس بارے میں کامیاب ثابت ہوا ہے لہٰذا ضرورت مذہب ثابت ہے۔

اب ذیل میں ان سوالات کے جواب درج کیئے جاتے ہیں جو بالعموم مذہب کے متعلق کیئے جاتے ہیں۔

سوال۔ کیا مذہب انسان کی عقل کو کند کرتا ہے؟

جواب (1) عقل آنکھ کی طرح ہے۔ کیا آنکھ کو ظاہری روشنی یا سرمہ بصارت افزاء یا دوربین اور خوردبین کا شیشہ کند کرتا ہے یا تیز کرتا ہے پس جس طرح کا فائدہ آنکھ کو خارجی نور اور روشنی اور خوردبین اور دوربین کے شیشہ وغیرہ کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے اسی پر مذہب اور الہام کا فائدہ عقل کی نسبت قیاس کر لینا چاہئے۔

(2) اسلامی پیشگوئیاں جو نبی اسلام کے ذریعہ آج تک ظہور میں آئیں اور باوجود اسباب مخالفہ اور حالات نامساعدہ اور عقلی استدلالات کے مایوس کن فتووں کے.... نبی کی کامیابیوں اور پیشگوئیوں کا وقوع میں آنا اور بالکل حرف بحرف اور لفظ بلفظ پورا اترنا عقول بشریہ سے یہ بالاتر واقعات صاف بتاتے ہیں کہ مذہبی الہام عقلی آنکھ کو تیز کرنے والی چیز ہے کیونکہ عقل کا منبع مشاہدات اور تجارب تک محدود ہے لیکن مذہب حق کی الہامی روشنی کا منبع قانون نیچر سے بالا خدائے علیم کا علم اور کلام ہے۔

(3) نبی کی بعثت سے پہلے لوگ منتشر ہوتے ہیں اور حقیقی اتحاد اور وحدت اور سچی ہمدردی جو نبی کے ذریعہ اس کی جماعت میں پیدا ہوتی ہے اس کی مثال دنیا میں مفقود ہوتی ہے یہ نظام وحدت بھی عقلی تدابیر سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مذہبی تعلیم اور الہامی رہنمائی کے ذریعہ یہ نمونہ پیدا ہوتا ہے ہر ایک رسول جو صاحب سلسلہ کی حیثیت میں آیا جس کی سخت سے سخت اور شدید سے شدید مخالفتوں کے باوجود دنیا میں جماعت روحانی قائم ہوئی اور وہ اپنے مخالفین پر آخر غالب ہوا اور مادی عقل والے اور مادی عقل کی تدبیروں کو عمل میں لانے والے ہی اس کی جماعت کے مقابل مغلوب ہوئے۔ کیا اس سے سمجھ میں نہیں آتا کہ عقل کے مقابل الہامی بصیرت بڑھ کر ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مثیل موسیٰ یعنی آنحضرت ﷺ جس بے کسی اور بے سروسامانی کے ساتھ دنیا میں آئے اور دعویٰ نبوت کو خدا کی طرف سے پیش کرنے والے ہوئے مادی عقل کی رہنمائی میں سوچ کر واقعات پر نگاہ ڈال کر نتائج اخذ کرنے والا کوئی شخص یہ کہہ سکتا تھا کہ ایسی بے سروسامانی کے ساتھ نبوت کے مدعی اور منجانب اللہ تبلیغ رسالت کرنے والے بھی دنیا میں جماعت بنا سکیں گے۔ اور ان پر کوئی ایمان لا سکے گا اور پھر اپنے با سروسامان دشمنوں اور مخالفوں پر باوجود ان کی دنیوی حشمت اور شوکت و جلال کے جو فوجوں اور لشکروں کی عظمت کے ذریعہ ہیبت اور دہشت پیدا کرنے والی تھی کبھی موسیٰ فرعون اور فرعونیوں پر غالب آسکے گا اور مثیل موسیٰ یعنی رسول عربی صلعم کو کبھی ایسی قوت اور طاقت حاصل ہو سکے گی کہ جس سے آپ تمام عرب پر ہی نہیں بلکہ قیصر و کسریٰ کی حکومتوں پر غالب آ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیں گے اور ایسا اتفاقی طور پر نہیں ہوا بلکہ اپنی بے سروسامانی کی حالت قبل از وقت تحدی کے ساتھ اپنے غلبہ اور اپنے دشمنوں کی شکست اور تباہی کا اعلان بھی کر دیا۔ کیا اس سے صاف طور پر سمجھ دار انسان اس بات کو سمجھ نہیں سکتا کہ مذہبی تعلیم اور الہامی بصیرت کا مرتبہ مادی عقل سے بہت بڑھ کر ہے اور یہ کہ عقل کو مذہب کند کرنے والا نہیں بلکہ تیز کرنے والا اور اس کی بینائی و بینش کو اور بھی ترقی دینے والا ہے۔

(4) عرب کے لوگوں کو دنیا وحشی اور حیوانوں سے بڑھ کر نہیں سمجھتی تھی پھر آنحضرت ﷺ کے مبعوث ہونے پر آپ کے شرف اتباع اور آپ کی تعلیم سے مسلمانوں کے دل اور دماغ میں ایسی اعلیٰ درجہ کی روشنی پیدا ہوئی کہ وہ لوگ ہر طرح کے علوم و فنون میں دنیا کے استاد مانے گئے۔ حضرت عمرؓ جیسے شخص نے جو قبل از قبول اسلام اونٹوں کا چرواہا تھا اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے قلب صافی اور روشن ضمیری اور تیزی ذہانت میں وہ ترقی اور کمال حاصل کیا کہ اپنے چند سالہ دور خلافت میں اپنی سیاست کی حیرت انگیز بوقلمونیوں سے دنیا کی کایا پلٹ دی اور ایک نیا جہان اپنے نظام نو سے پیدا کر دیا اور آپ کے کارنامے جو حسن تدابیر سے آپ کی کامیاب خلافت کو چار چاند لگائے ہوئے ہیں آج یورپ والے جو دنیوی اور سیاسی عروج کے اعلیٰ مینار پر اپنے تئیں سمجھے بیٹھے ہیں کیا یہ تمام مادی عقل والے بہت سے سیاسی مسائل میں حضرت عمرؓ کی خوشہ چینی کرنے والے نہیں ہیں۔ کیا مذہب جس نے حضرت عمر فاروقؓ کو دینی دنیوی حسن تدابیر میں زمانہ کا یکتا بنا دیا اس نے اس مذہبی انسان کی عقل کو کند بنا دیا یا ترقی دے کر اور بھی تیز کر دیا پس حقیقت یہی ہے کہ مذہب عقل کو کند نہیں کرتا بلکہ اور بھی تیز بنا دیتا ہے۔

دوسرا سوال کیا مذہب دنیا میں لڑائی اور فساد کا باعث ہے؟

جواب حقیقی امن بغیر صحیح مذہب کی تعلیم پر عمل کرنے کے دنیا کو کبھی حاصل نہیں ہوا کیا صحف انبیاء مثلاً تورات وانجیل کی تعلیم فساد اور لڑائی کی تعلیم دیتی ہے۔ جس میں یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کوئی تیرے داہنے گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے پھر قرآن مجید کی کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس کا مقابلہ کوئی تہذیب وسیاست نہیں کر سکتی۔ بطور نمونہ صرف ایک آیت ہی ملاحظہ ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے عدل و انصاف اور احسان اور قریبی رشتہ داروں جیسا سلوک کرنے کا اور روکتا ہے بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے۔ پس عدل واحسان اور فطری ہمدردانہ سلوک پر عمل کرنا اور ذاتی بدی جو بدکار کی طرف سے کسی دوسرے تک اثر انداز ہوتی ہے اور المنکر کے نام سے موسوم ہے اور پھر وہ بدی جو اپنے محسنوں اور پاسبان حکومتوں اور امن کے حامیوں کے خلاف کی جاتی ہے ان سے خود بھی مجتنب رہنا اور دوسروں کو بھی مجتنب رکھنا یعنی عدل و احسان اور فطری ہمدردی کا سلوک دنیا میں عمل میں لانا اور فحشاء اور منکر اور بغی سے بچنا اور بچانا یہ چھ امور یا یہ چھ خصائل ایسے ہیں کہ اگر دنیا میں امن کی تعلیم جو امر و نہی کی صورت میں پیش کی گئی ہے رواج پذیر ہو جائے تو ہر طرف ہر ملک میں اور ہر قوم میں امن ہی امن قائم ہو جائے۔ دنیا میں ہزاروں لاکھوں عقل مند اور علم والے اگر کسی مجلس میں باہمی مشورہ اور رائے صائب سے زیادہ سے زیادہ تدبر اور غور کے بعد بھی امن عالم کے لئے کوئی قانون پاس کریں یا تعلیم رائج کریں تو قرآن کریم کی اس مختصر اور جامع مانع اور کامل تعلیم سے بڑھ کر نہ پیش کر سکیں گے۔

دنیا میں بدامنی عدل کی ضد یعنی ظلم سے ہوئی یا محسن کشی سے جو احسان کی ضد ہے یا والدین اور محسن حکومت کی بغاوت سے جو ایتاء ذی القربیٰ کی ضد ہے اگر یہ اضداد دور ہو جائیں تو پھر امن کی صورت ضرور پیدا ہو جائے گی اور اگر لف و نشر کے رو سے بصورت عکس دیکھا جائے تو فحشاء عدل کی ضد ہے اور منکر احسان کی اور بغی ایتاء ذی القربیٰ کی۔

دنیا میں جب بھی امن کی کامل اور صحیح طور پر صورت پیدا ہوئی تو خدا کے نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ ہی پیدا ہوئی۔ تاریخ کے صفحات سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ عرب میں رسول عربی ﷺ کی بعثت سے پہلے قوم عرب کن حالات میں سے گزر رہی تھی آیا امن میں یا فساد میں اور پھر آنحضرت صلعم کے ذریعہ پیدا شدہ جماعت نے بلحاظ امن کے کیسے اچھے حالات پیدا کئے پھر دنیا جانتی ہے کہ نبیوں اور رسولوں کی اتمام حجت کے بعد حسب دستور سنت الہیہ (-) یعنی، ہم عذاب دینے والے نہیں جب تک کہ رسول مبعوث نہ کر لیں۔ شریر مخالفوں کی تباہی اور ہلاکت کے لئے ضرور عذاب آیا کرتے ہیں چنانچہ قوم نوح قوم ہود قوم صالح قوم لوط قوم شعیب اور فرعونیوں پر عذاب آئے اور وہ عذاب اور ہلاکتیں اس لئے موجب تباہی بنیں کہ نبیوں اور رسولوں کے مقابلہ میں شرارت کرنے والوں نے ہر طرح سے امن کو برباد کرنے کی کوشش کی اور انہوں نے درندہ ہو کر چاہا کہ زمین پر درندوں کا ہی قبضہ رہے اور خدا کے نیک اور امن پسند بندے زمین سے نابود کر دیئے جائیں۔ اس صورت میں خدا نے رسولوں کے ذریعہ ان شریروں کو پہلے بہت کچھ سمجھایا۔ لیکن جب وہ نہ سمجھے اور نہ شرارت سے ہی باز آئے تو خدا نے اپنے تباہ کن عذابوں سے اس گندے عنصر کو مٹا کر دنیا میں امن قائم کیا۔ پھر خدا کے رسولوں کو ماننے والی اور ان کی تعلیم پر چلنے والی جماعت ہمیشہ ہی محفوظ رہی ان شریروں سے بھی اور خدا کے عذابوں سے بھی نوح کی جماعت کے لوگ جو مومن تھے کشتی کے ذریعہ امن میں رہے اور خدا نے ان کی حفاظت فرمائی۔ اسی طرح ہود، صالح وغیرہ رسولوں کی جماعت کو بھی ہر طرح امن حاصل رہا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا کے رسولوں کے ذریعہ مذہب کا اور مذہبی تعلیم کا دنیا میں پیش کیا جانا امن اور سلامتی کا باعث ہے نہ کہ فساد اور بدامنی کا اور عذاب صرف اور صرف لامذہبیت کے نتیجہ میں ظاہر ہوئے ہیں۔

چینی زبان اور چینی علوم وفنون میں آخری سند کہلانے والا

عالمی شہرت یافتہ جرمن دانشور

جو احمدی ہونے پر فخر کرتا ہے

یہ ایک جرمن نژاد احمدی عالم اور محقق کے حالات ہیں جو متعدد ثقافتوں اور مذاہب کے موازنہ کا ماہر ہے۔ کئی زبانوں کا عالم بے بدل ہے۔ چینی زبان اور چینی علوم وفنون میں آخری سند شمار ہوتا ہے۔ ہر طرف سے مایوس ہو کر احمدیت کے دامن میں پناہ لی اور اسی پر فخر کرتا ہے۔

انسانی حواس کے ماہر ایک ڈاکٹر اور جہاندیدہ شخص (Wolf Gang Schmidt) ولف گینگ شمٹ کے لئے دنیا کا کوئی کلچر اجنبی نہیں رہا۔ جب ولف گینگ شمٹ اپنے گھر میں کمپیوٹر آن کرتا ہے تو اس پر بجائے عام لاطینی حروف کے چینی زبان کے حروف نمودار ہوتے ہیں۔ یہ چینی زبان کا سب سے بڑا ماہر ہے۔ اس کی ایک کتاب جو کہ بنیادی چینی زبان کے حروف اور مینڈرین زبان سے متعلق اور موجودہ چین میں بولی جانے والی زبان پر ایک مستند کتاب ہے۔ صرف اس کتاب کی تصنیف سے ہی یہ اہل علم کے حلقہ میں شمار ہونے لگا ہے اور مسلسل تحقیق میں مصروف نظر آتا ہے۔ یہ موصوف ڈاکٹریٹ کر چکے ہیں۔ زبان کے علم میں اور چینی طریقہ علاج میں دنیا کے دور دراز علاقوں کا یہ سیاح حقیقت میں بے گھر ہے کیونکہ وہ ہر وقت نئی تحقیق میں مشغول رہتا ہے اور عازم سفر بھی۔ یہ جہاندیدہ انسان اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتا ہے۔

یہ 1950ء میں Avnaberg میں پیدا ہوا۔ مشرقی جرمنی میں آغاز جوانی سے ہی یہ سوشلسٹ نظام تربیت کے خلاف تھا۔ والدین سے مدد نہ ملنے پر اس نے 14 سال کی عمر میں ہی اپنا وطن چھوڑ دیا۔ آسٹریا کے بارڈر پر اس نے تین دن جنگل میں چھپ کر پوسٹ کے چوکیدار کی بدلی کا معائنہ کیا اور ان کے بدلنے کے درمیان وہ آسٹریا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے اپنے اقرباء سے کوئی تعلق نہیں رکھا۔ جس کی وجہ وہ بتانا نہیں چاہتا۔ ہجرت کے شروع کے چند سال بھی وہ راز ہی رکھنا چاہتا ہے۔ مشرقی ثقافت سے ایک ان دیکھا انس شروع سے ہی رہا جس کی وجہ سے اس نے مشرقی علوم کی تحصیل اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا اور لنڈن سے مشرقی علوم کے سکول

London School of Oriental and African Studies

سے پہلی ڈگری لی۔ اس کی یہ سند جرمنی میں تسلیم نہ کی گئی۔ اس نے یہ کورس 1975ء میں Abitur میں Honner کیا۔ پھر اس نے Bochum کی یونیورسٹی میں کیتھولک مذہب اور زبانوں کے علم کے مضمون میں داخلہ لیا۔ لیکن یہ تعلیم بھی جلد ہی ختم ہو گئی پھر اس نے 1981ء میں برلن میں جا کر حواس خمسہ کے مضمون میں ڈاکٹریٹ کیا۔ پھر وہ افریقہ کی طرف متوجہ ہوا۔ مختلف ثقافتوں اور مذاہب کا موازنہ اس کی کمزوری بن چکا تھا چنانچہ اس جستجو نے اسے افریقہ کے ملک مراکو۔ نامیبیا اور تنزانیہ کی خاک چھاننے پر مجبور کیا۔ آخر کر اسے قرآن پاک کی تلاوت کے دوران ایک دلی سکون محسوس ہوا ایک نور ملا۔

دسمبر 1997ء سے یہ احمدیہ جماعت کا ممبر ہے عام طور پر پروفیسر شمٹ ایشین لباس زیب تن کرتا ہے جب بھی وہ مذہبی امور پر بات کرتا ہے لیکن نیدرلینڈ کی Nijm یونیورسٹی میں وہ جب TCM چینی طریقہ علاج پر لیکچر دیتا ہے۔ تو یونیورسٹی کا مروجہ لباس ہی زیب تن کرتا ہے۔ جلد ہی ان کو آسٹریا کی یونیورسٹیوں میں بھی TCM کے ماہر کے طور پر شہرت مل گئی۔ جون 1986ء میں ان کو Freiln Uni Berlin میں انسانی حسّوں کے پروفیسر کے طور پر رکھ لیا گیا۔ مگر جلد ہی شمالی کوریا چلے گئے اور وہاں دس سال تک قیام کیا۔ Seoul میں Chung - Ang یونیورسٹی میں Visiting Professor کے طور پر کام کیا۔ اس عرصہ میں کوریا میں طلباء کے اندر سخت بے چینی تھی۔ فوجی دباؤ کی وجہ سے اکثر ان کو آنسو گیس کے اندر سے گزر کر دفتر جانا پڑتا تھا۔ ایک دفعہ ایک گیس کے شیل کا ٹکڑا ان کی پیشانی پر لگا جس کا نشان اب تک موجود ہے جو کوریا کی یاد دلاتا ہے۔

1988ء کے آخر پر یہ کوریا سے سیاح کے طور پر ٹوکیو گیا پھر وہاں سے چین ایک ماہ کے بعد ہانگ کانگ اور وہاں سے شنگھائی جہاں اس نے روایتی چینی طریقہ علاج کی سٹڈی شروع کی اس کی کتاب

Klassischen Grundschriften Der T C M

اور Gelbe Kainer اب دوسری دفعہ شائع ہوئی ہے۔ اکتوبر 1996ء میں وہ شنگھائی سے براستہ ہانگ کانگ زیورچ آئے کچھ دیر برلن اور Luxem Burg میں قیام کے بعد شمٹ Trier میں رہائش پذیر ہے۔ اس نے کبھی اپنی فیملی کی کمی محسوس نہیں کی۔ اس نے اپنے آپ کو کبھی بھی قوانین کی قید میں نہیں رکھا آزاد انسان کے طور پر اس نے سب کچھ سیکھا اور آگے پہنچایا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظفر چوہدری

خزانہ معلومات

متفرق عناوین پر ترتیب وار معلومات

آریہ

زمانہ قدیم میں آریہ قبائل نے بڑی تعداد میں وسط ایشیا سے ہجرت کی۔ جو کئی صدیوں تک جاری رہی۔ 1800 تا 1500 قبل مسیح میں انہوں نے ہندوستان کے اصل باشندوں کو جنوب کی طرف دھکیل کر شمالی ہندوستان پر قبضہ کر لیا۔ یہ جنگجو لوگ تھے۔ گھڑ سواری سے واقف تھے اور مویشی پالتے تھے۔

آریائی زبانوں کا خاندان

یہ ایک وسیع لسانی خاندان ہے جس میں سنسکرت' فارسی' ژند پہلوی' بالائی ایران کی مختلف زبانیں۔ تاجک اور ازبک لہجوں کے علاوہ روسی' جرمن فرانسیسی اور انگریزی جیسی زبانیں شامل ہیں۔

ان زبانوں کے بعض لسانی قواعد اور ذخیرہ الفاظ میں اشتراک سے ماہرین نے یہ طے کیا کہ ان کا ماخذ ایک مشترکہ زبان ہے۔ پہلے سنسکرت کو یہ درجہ دیا جاتا تھا لیکن اب اس سے بھی قدیم ایک "پروٹو آرین لینگویج" یا "مدر" آرین لینگویج کا تصور پیش کیا جاتا ہے۔

انڈو آرین 500 کے لگ بھگ زبانوں کا گروہ ہے۔ اس کی ایک شاخ "انڈو پرشین زبانوں کا گروہ" ہے جو برصغیر پاک و ہند میں تقریباً 70 کروڑ (700 ملین) سے زیادہ افراد میں بولی جاتی ہے۔

انڈو آرین کو جغرافیائی لحاظ سے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ ایک درمیانی علاقے کا گروپ جس میں اردو' ہندی' بہاری' راجستھانی (جسے بعض اوقات الگ گروہ بھی شمار کیا جاتا ہے)

2۔ ایک مشرقی گروہ جس میں آسامی' بنگالی اور اوڑیا زبانیں شامل ہیں۔

3۔ (i) ایک مغربی اور جنوب مغربی گروہ جس میں کونکانی' مالدیوی' مراٹھی اور سنہالی زبانیں شامل ہیں۔

(ii) ایک شمالی مغربی گروہ جس میں پنجابی سندھی' سرائیکی' دردی (جسے الگ بھی شمار کیا جاتا ہے) اور کوہستانی۔ زبانیں شامل ہیں۔

یورپ کے جپسیوں کی زبان رومانی (Romani) بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔

بدھ اور جین مت کی مذہبی تحریرات بھی اسی گروہ کی زبان پراکرت میں محفوظ کی گئی ہیں۔

کچھ عرصہ پہلے تک ماہرین لسانیات کے ایک مکتب کا خیال تھا کہ سنسکرت زبان ہی سب زبانوں کی ماں یعنی "ام الالسنہ" ہے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے اس نقطہ نظر کو غلط قرار دیا۔

آپ فرماتے ہیں:۔

ام الالسنہ "ہمارے مخالف خوب جانتے ہیں کہ اس تحقیقات سے اگر عربی کے حق میں ڈگری ہو گئی تو صرف یہی ماننا نہیں پڑے گا کہ قرآن منجاب اللہ ہے بلکہ یہ بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ کتاب جو اصل اور کامل اور الہامی زبان میں نازل ہوئی ہے وہ صرف قرآن ہی ہے۔ اور دوسری سب زبانیں اسی کی طفیلی ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ اس سچائی کے کھلنے سے ان تمام قوموں میں بہت ہی سیاپا ہو خاص کر قوم آریہ میں جن کے زعم باطل میں یہ ہے کہ انہیں کی زبان سنسکرت پرمیشر کی بولی ہے۔ اور وہی نہایت کامل اور الہامی اور ام الالسنہ ہے۔ حالانکہ آج تک کوئی ایک شرتی وید کی بھی پیش نہیں کی گئی جس سے معلوم ہو کہ وید نے اپنے منہ سے ایسا دعویٰ بھی کیا ہے۔

(منن الرحمان ص 5 روحانی خزائن جلد 9 ص 130)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ عربی کے مقابلے میں سنسکرت میں مادوں کی تعداد نہایت قلیل ہے اور وہ بھی دراصل مستعار ہیں۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے اپنی تصنیف

"Sansikrat Traced To Arabic"

میں ہزاروں الفاظ کی مدد سے یہ ثابت کیا ہے کہ سنسکرت زبان عربی سے ماخوذ ہے۔

آریہ دھرم۔ کتاب

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"آریہ دھرم کی تالیف کی وجہ یہ ہوئی کہ قادیان کے آریہ سماجیوں نے پادریوں کی نقل کرتے ہوئے سید المعصومین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر نہایت گندے اور ناپاک الزامات لگائے' بذریعہ اشتہار ان کی اشاعت کی۔ دوسری وجہ یہ ہوئی کہ آپ کو جب یہ معلوم ہوا کہ پنڈت دیانند صاحب آریوں پر زور دے رہے ہیں کہ وہ نیوگ کو اپنی بیویوں اور بہو بیٹیوں میں وید کی شرائط کے مطابق رائج کریں تو مسئلہ نیوگ کے متعلق آپ نے پوری تحقیق کی اور اپنی تحقیقات کا نتیجہ اس کتاب میں ذکر کیا۔ اور نیوگ کی برائیاں اور مفاسد الم نشرح کئے۔ الغرض آپ نے اس کتاب میں نیوگ پر تفصیلی بحث کی ہے اور اسلام کے مسئلہ طلاق و متعہ وغیرہ پر آریوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں اور فلسفہ طلاق بیان فرمایا ہے۔

اور آخر کتاب میں مذہبی مباحثات سے متعلق تمام مذاہب سے خطاب کرتے ہوئے گورنمنٹ کی خدمت میں ایک قانون پاس کرنے یا سرکلر جاری کرنے کے لئے ایک نوٹس اور ایک درخواست کا مضمون بھی لکھا ہے جس پر متعدد صوبہ جات اور مقامات کے مسلمانوں نے دستخط اور مواہیر بھی ثبت کیں اور گورنمنٹ سے یہ التماس کیا کہ وہ مذہبی مباحثات کے لئے یہ قانون پاس کرکے یا سرکلر جاری کرے کہ اہل مذہب پر معترضین دو امر کے ضرور پابند رہیں گے۔ اول کوئی معترض ایسا اعتراض دوسرے فرقہ پر نہ کرے جو خود معترض کی ان کتابوں پر پڑتا ہو جن پر اس کا ایمان ہے۔ دوم اگر کوئی فریق اپنی مسلّمہ کتب کے نام بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے شائع کردے تو کوئی معترض ان کتابوں سے باہر نہ جائے۔

آریہ دھرم نومبر 1895ء میں مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں حکیم فضل دین صاحب کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوئی۔

کتاب کے متن کے 64 صفحات ہیں۔ اس سے آگے 14 صفحات پر صفحہ نمبر 46 اور ص 47 کے متعلق حاشیہ درج ہے۔ آگے روحانی خزائن کے صفحات ص 79 تا ص 104 نوٹس بنام آریہ صاحبان پادری صاحبان و دیگر صاحبان مذاہب مخالفہ کے نام مسلمانوں کے دستخطوں سے مندرجہ بالا نوٹس ہے۔

"آریہ مذہب کی حقیقت"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ تقریر 28۔ دسمبر 1907ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر ارشاد فرمائی۔ اسی روز نماز ظہر و عصر کے بعد بیت اقصیٰ قادیان میں حضرت صاحب نے "دوسری تقریر" فرمائی جو البدر اخبار میں شائع ہوئی۔ "اس تقریر میں حضرت صاحب نے آریہ مذہب کے غلط عقاید' تناسخ' وید اور نیوگ کی حقیقت واضح فرمائی۔

آریہ مذہب کی حقیقت

یہ کتاب شیخ محمد یوسف صاحب جو قادیان دارالامان سے شائع ہونے والے اخبار "نور" کے ایڈیٹر تھے کی تصنیف ہے۔ آپ کا سابقہ نام "سورن سنگھ" تھا۔

اس کتاب میں آریوں کے عقاید۔ آریوں کی تنگ دلی' دوسرے مذاہب کے ہادیوں کے بارے میں ان کی خطرناک بدزبانی' مسئلہ نیوگ کی اخلاقی اور قانونی حیثیت۔ ویدوں میں جدال و قتال کی تعلیم آرین ویدوں کی الہامی حیثیت آریہ سماج کے ممبروں کی حالت' تناسخ کا بوداپن۔ آریہ سماج مذہبی سوسائٹی ہے یا ایک سیاسی گروہ۔ روح و مادہ کی ازلیت کارد۔ آریہ سماج کا راجپوتوں کی قومیت پر خطرناک حملہ۔ کے عنوانات کے تحت بحث کی گئی ہے۔

یہ کتاب پہلی مرتبہ 1923ء میں شائع ہوئی۔

> اک ہیں جو پاک بندے اک ہیں دلوں کے گندے
> جیتیں گے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے
> ہم کو نہیں سکھاتا وہ پاک بدزبانی
> تقویٰ کی جڑھ یہی ہے صدق و صفا یہی ہے
>
> (درثمین)

اور اس کے کل 88 صفحات ہیں۔

آریہ مسافر (لیکھرام)

پنڈت لیکھرام اپنے نام کے ساتھ آریہ مسافر لکھتا تھا اور آریہ سماجی حلقوں میں اسی نام سے معروف ہوا۔ اس کی کتابوں کا مجموعہ کلیات آریہ مسافر کے نام سے شائع ہوا۔ آریہ مسافر کے نام سے دھلی اور لاہور سے رسالے شائع ہوتے رہے۔ ایک رسالہ آریہ مسافر میگزین بھی شائع ہوتا رہا۔

آسنور

یہ مقبوضہ کشمیر میں ایک قصبہ ہے۔ اس کا پرانا نام ناسنور تھا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اس کا نام آسنور رکھا۔ یہ ایک احمدی بستی ہے۔

مولانا محمد اسد اللہ قریشی کشمیری (وفات یافتہ) اپنی کتاب "تاریخ احمدیت جموں و کشمیر" میں لکھتے ہیں۔

"ناسنور میں 1884ء میں خواجہ عمر ڈار...... احمدی ہوئے۔ قادیان سے بیعت کرکے واپس آئے تو گاؤں میں مخالفت شروع ہو گئی۔ مخالفت کے دوران اللہ تعالیٰ نے بعض سعید الفطرت لوگوں کو احمدیت کی طرف راہنمائی کی۔ چنانچہ آپ کے بعد مولوی محمد ابراہیم صاحب ناسنور۔ مولوی غلام احمد لون ناسنور۔ انور ملک صاحب ناسنور۔ مولوی محمد عبداللہ وکیل (شوپیاں)۔ محمد میر گاگرن۔ میرن حبیب اللہ گاگرن اور غلام رسول ماتلو نے بیعت کی۔ اور رفتہ رفتہ سارا قصبہ احمدی ہو گیا۔ اب ناسنور مشہور احمدی قصبہ شمار ہوتا ہے۔ ناسنور کا نام حضرت امام جماعت الثانی...... نے آسنور رکھا تھا۔ اب دونوں ناموں سے موسوم ہے۔ آسنور کے نام سے بھی اور ناسنور کے نام سے بھی۔ منشی محمد الدین فوق نے بھی "تاریخ اقوام کشمیر" جلد دوم میں ناسنور کے احمدی خاندانوں کا ذکر کیا ہے۔

(تاریخ احمدیت جموں کشمیر از مولانا محمد اسد اللہ قریشی۔ طابع و ناشر مولف کتاب ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ ص 229.....

حضرت مصلح موعود نے بھی آسنور میں قیام فرما کر اسے برکت بخشی۔ ناظر اشاعت مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب کا تعلق بھی اسی گاؤں سے ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وحید احمد

اپنے وطن کی سیر

بادشاہی مسجد لاہور

برصغیر پاک وہند میں اسلام کی بھرپور آمد عہد بنو امیہ میں خلیفہ ولید بن عبد الملک کے عہد میں ہوئی۔ اور اسلام کی آمد کے ساتھ ہی برصغیر میں خدائے واحد کی عبادت کی غرض سے مساجد کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ مسلمان جہاں اپنے ساتھ ایک نئی معاشرتی روایت اور اخلاقی تصور لے کر آئے۔ وہیں انہوں نے تعمیرات میں بھی نئی طرز کو متعارف کروایا۔

برصغیر میں مسلمانوں کی تعمیراتی تاریخ میں اہم اور سب سے پہلی باعظمت و پرشکوہ عمارات بھنبھور میں تعمیر ہوئیں۔ جو محمد بن قاسم کی آمد سے مرکز اسلام بنا۔ اس کے بعد عمارات کی تعمیر ایک تسلسل کے ساتھ جاری رہی۔ اور ساتھ ہی ساتھ طرز تعمیر میں ارتقاء کا سلسلہ جاری رہا۔

طرز تعمیر میں محرابوں کا استعمال' منقش مقصورے' تزئین کاری' وسیع اور کھلے دالان' گنبد اور مینار آہستہ آہستہ داخل ہوتے رہے۔

بادشاہی مسجد لاہور ایک پرشکوہ اور باوقار عمارت ہے جسے مغلیہ عہد حکومت میں شہنشاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر نے 1084ھ بمطابق 1674ء میں تعمیر کروائی اس مسجد میں مغلیہ اور ترکی فن تعمیر کا حسین امتزاج نظر آتا ہے' آرکیٹکچر کے ماہرین اس عمارت کو برصغیر میں مساجد کے طرز تعمیر کے عروج کا نام دیتے ہیں۔

داخلے کا بلند و بالا دروازہ' وسیع دالان اور پچی کاری سے منقش در و دیوار سے مزین نماز پڑھنے کا وسیع و عریض کمرہ' اس مسجد کی شان کو دوبالا کرتے ہیں۔

بادشاہی مسجد میں داخلے کے مرکزی دروازے تک جانے کے لئے حضوری باغ کے شمالی یا جنوبی راستہ سے داخل ہونا پڑتا ہے۔ یہ مسجد زمین سے 20 فٹ اونچے چبوترے پر بنی ہوئی ہے۔ صدر دروازے کے عین سامنے قلعہ شاہی کا اکبری دروازہ ہے۔ صدر دروازے سے اندر داخل ہونے کے لئے بائیس قدم کا سنگ سرخ کا ایک زینہ طے کرنا پڑتا ہے۔

مسجد کی تعمیر کے لئے 30 لاکھ روپے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ یہ مسجد اورنگ زیب عالمگیر کے رضاعی بھائی فدائی خان کوکہ کی زیر نگرانی تعمیر ہوئی۔

مسجد کی تعمیر مجموعی طور پر سنگ سرخ سے کی گئی ہے جو فتح پور سیکری سے لایا گیا تھا سرخ پتھروں کی سلوں میں سے بعض پر مغلیہ عہد کے مخصوص گل کار نمونے کندہ ہیں۔ ان کندہ نقوش میں سیاہ اور سفید پتھر لگایا گیا ہے تاکہ سنگ سرخ کے تسلسل کی فضا کو ختم کیا جاسکے۔

مسجد کے تینوں گنبد اور میناروں کی گنبدیاں سفید سنگ مرمر سے مزین ہیں۔ عام تعمیر میں چھوٹی پختہ اینٹ کا استعمال کیا گیا ہے۔ جس کو شاہجہانی اینٹ کہا جاتا ہے۔ مغلوں کی شاہی عمارات کی طرح اس عمارت میں بھی لکڑی کا استعمال نہیں ہو[illegible]

صدر درو[illegible] سے اندر داخل ہوتے ہی وسیع و عریض صحن ہے جس کے درمیان وضو کے لئے تالاب بنا ہوا ہے۔ تالاب کی تعمیر میں سفید سنگ مرمر کا استعمال کیا گیا ہے۔

صحن کے اردگرد تعلیم و تعلم کے لئے اقامتی اور تدریسی کمرے ہیں۔ صدر دروازے کے اوپر والی منزل میں بعض تبرکات ہیں۔ جو روایتاً آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہؓ اور بعض اولیاء کی طرف منسوب سمجھے جاتے ہیں۔

نماز کا ایوان اپنے طرز تعمیر کے لحاظ سے جلال و جمال کا مرقع ہے۔ محراب میں سنگ مرمر لگا ہوا ہے جو گلکاری سے مزین ہے۔

مسجد کے چار ہشت پہلو میں مینار ہیں جن میں ہر ایک 3 منزلہ ہے۔ ہر مینار کی اونچائی تقریباً 144 فٹ ہے اس میں اوپر کی چھتریوں کی بلندی شامل نہیں ہے۔ میناروں کی اصل چھتریاں 1840ء کے زلزلے میں ضائع ہو گئی تھیں ان کو دوبارہ بنایا گیا ہے۔

مینار مسلم طرز تعمیر میں انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ ابتداً ان کی تعمیر دفاعی نقطہ نظر سے کی جاتی تھی مساجد میں ان کو شامل کرنے کا مقصد اذان کی آواز کو دور دور پہنچانا ہے۔ بعد ازاں ان کو مزید جاذب نظر بنانے کے لئے تزئین کاری کے دلچسپ نمونوں سے آراستہ کیا جانے لگا۔ مجموعی طور پر بادشاہی مسجد کی آرائش میں ان باتوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ۔

سنگ مرمر اور سنگ سرخ پر کندہ کاری کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔

سنگ مرمر کے گلکار نمونے تراش کر سرخ پتھروں کے اندر جڑ دئے گئے ہیں۔

سنگ مرمر کے ابھرواں نمونے تراش کر سرخ پتھروں پر جڑے گئے ہیں۔ اور عام آرائشی طریق سے کام لیا گیا ہے۔ اور پلاسٹر کی ملائم سطح پر مختلف رنگوں سے گلکار نمونے بنائے گئے ہیں۔

بادشاہی مسجد کی تعمیر میں توازن کا ایک ایسا رنگ نظر آتا ہے جو بالعموم آج کی مساجد میں مفقود ہے بادشاہی مسجد اپنی سادگی کے ساتھ ایک نہایت پرشکوہ عمارت ہے اور برصغیر میں تعمیر ہونے والی عمارات میں اس کو اپنے منفرد طرز تعمیر اور وسعت کی وجہ سے ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اس لئے دنیا بھر کے سیاح دور دور سے اس تاریخی عمارت کو دیکھنے کے لئے لاہور کا رخ کرتے ہیں۔

★......★......★......★

کیا آپ کے گھر کا نل ٹپکتا ہے

جی ہاں کبھی آپ نے غور کیا ہے کہ آپ کے گھر کا نل خراب ہے اور ٹپکتا رہتا ہے اور کیا آپ جانتے ہیں اگر آپ کے گھر کا کوئی ایک نل بہہ رہا ہے تو اس سے دن بھر میں 17 لیٹر پانی ضائع جا رہا ہے اور یوں سالانہ 60000 ہزار لیٹر پانی کو یوں ضائع نہ ہونے دیں۔

سید ظہور احمد شاہ

پینے کے قابل پانی کا ٹائم بم

اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ اگر پانی کا اسی طرح غلط استعمال کیا جاتا رہا جس طرح کہ اس وقت کیا جا رہا ہے تو 2025ء تک انسانیت کو پانی کے سلسلے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

پینے کے میٹھے پانی کا زیادہ تر حصہ زمین سے حاصل ہوتا ہے۔ ورلڈ میٹرولوجیکل آرگنائزیشن (ڈبلیو۔ ایم۔ او) کے مطابق زمین دوز پانی ایک نظر نہ آنے والا قدرتی وسیلہ ہے جس کو ہمارے لوگ ابھی تک اچھی طرح نہیں سمجھ سکے۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کو 2025ء میں آج استعمال ہونے والے پانی سے نصف مقدار مہیا ہوگی۔ اور آج جو پانی مہیا ہے وہ 1960ء کے مقابلہ میں نصف کے برابر ہے اسی بات سے اس مسئلہ کی سنگینی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے زمین سے حاصل ہونے والے پانی کا 97 فی صد کھارا ہے۔ اور صرف باقی تین فی صد میٹھا ہے۔

پانی کا ٹائم بم ڈبلیو۔ ایم۔ او۔ نے کہا ہے کہ دنیا کی تقریباً چھ ارب آبادی کے پانچویں حصے کو پینے کا صاف اور صحت مند پانی نہیں ملتا۔ اور تشویش کی بات یہ ہے کہ قدرت جس رفتار سے اس پانی کے ذخیرہ کو پورا کرتی ہے اس سے کہیں زیادہ تر تیزی سے اس کو استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ اور یہ درحقیقت ایک قسم کا "ٹائم بم" ہے اور اس پر مزید تشویش کی بات یہ ہے کہ ان پانی کے قدرتی ذخیروں کو آلودہ کیا جا رہا ہے۔ اور یہ ایک طرح کا کیمیکل ٹائم بم ہے سب سے زیادہ خطرہ انسانیت کو اس دوسرے بم سے ہے۔

یہ بات تو اب عام طور پر کہی جانے لگی ہے کہ تاریخ کے تیسرے ہزار میں جنگیں پانی کے لئے لڑی جائیں گی۔ کوفی عنان نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ آیئے ہم اس قدرتی وسیلہ کو بچانے کے لئے اپنی کوششیں وقف کر دیں۔

بہت سارے گنجان آباد ملک اور ایک کروڑ سے زائد آبادی رکھنے والے شہر جلد ہی پانی کی کمی کا شکار ہو جائیں گے بلکہ کہنا چاہئے کہ پانی کی کمی کا شکار ہو چکے ہیں۔ ہندوستان جس کی آبادی 90 کروڑ سے بڑھ چکی ہے پہلے ہی اس بحران کا شکار نظر آتا ہے۔

اور موت کا مسئلہ ہے۔ ایسے آلودہ پانی پینے کی وجہ سے ہیضہ' اسہال' ٹائیفائڈ اور یرقان جیسے موذی امراض پھیلتے ہیں۔ اور لاکھوں لوگوں کی موت کا باعث بنتے ہیں۔ حالانکہ اگر ہم مناسب اقدامات برموقعہ کر سکیں اور اس آلودگی کا سدباب کر سکیں تو ان سے بچا جا سکتا ہے۔ اور اس کیمیکل ٹائم بم کو چلنے سے روکا جا سکتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی ترقی اور تازہ میٹھا پانی

حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی ملک کی اقتصادیات' سماجی بہبود اور اس کی آبادی کی صحت اور اچھی زندگی تازہ اور میٹھے پانی کی مرہون منت ہوتی ہے۔ یونیسف اور اقوام متحدہ کے اکنامک اور سوشل معاملات کے ادارے کے سربراہ نے کہا ہے کہ لوکل ڈویلپمنٹ اور غربت کے خاتمے کے لئے زمینی پانی کا مہیا ہونا بنیادی عنصر ہے۔ ان اداروں نے کہا ہے کہ کارخانوں سے پیدا ہونے والے زہریلے بقیہ جات جو کہ نالوں دریاؤں میں شامل کر دئے جاتے ہیں اور پھر زمینی پانی کو آلودہ کر دیتے ہیں۔ یہ انسانیت کے لئے زندگی

پاک بھارت فوجی طاقت کا موازنہ

پاکستان اور بھارت کی فوجی طاقت کا موازنہ جو انڈین ڈیفنس بک سے لیا گیا۔

	بھارت	پاکستان
فوج	9'80'000	5'20'000
نیم فوجی	5'19'500	1'44'000
ریزرو	11'10'000	5'13'000
ٹینک	2400	2050
اسالٹ وہیکل	1057	؟
آرٹلری	5135	1566
زمینی میزائل	؟	18
زمین سے فضا	1513	350
بحریہ کیریئر	1	0
ڈیسٹرائرز	5	3
فرائیگیٹس	18	8
کارویٹس	17	0
میزائل کرافٹ	6	8
مائنز سویپرز	20	3
آبدوزیں	15	9
اٹیک جٹس	68	4
انٹی سب میرینز	6	1
ہیلی کاپٹر	75	؟
کوسٹ گارڈ گشتی جہاز	51	12
فضائیہ		
لڑاکا طیارے	844	430
آرمڈ ہیلی کاپٹر	34	؟
ائیر بورن ارلی وارننگ سسٹم	2	0

(جنگ 31 مئی 1998ء)

برازیل میں 22 کروڑ برس پرانے ڈینوسار کی ہڈیاں دریافت

برازیل کے سائنسدانوں نے ڈینوسار کی ہڈیاں دریافت کی ہیں۔ سائنسدانوں کے دعوے کے مطابق ان میں سے بعض 22 کروڑ برس پرانی ہیں۔ یہ ہڈیاں دارالحکومت سے 22 کلو میٹر دور جنوبی علاقے سے دریافت ہوئی ہیں۔ سائنسدانوں نے اس دریافت کو انتہائی اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان سے ڈینوسار کے متعلق جاننے میں بہت مدد ملے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31661

میں Muhammad Muslich ولد مکرم R Muhammad Enoch پیشہ تجارت عمر 76 سال بیعت 1936ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-4-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر 550 مربع میٹر نمبر 75 واقع جابر انڈونیشیا مالیتی-/15000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Muhammad Muslich انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ahmad Rasidi انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 J.D.Naraso Mal انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31662

میں Mrs. Sartinah زوجہ مکرم Ahmad پیشہ خانہ داری عمر46 سال بیعت 1960ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 91-2-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زمین برقبہ 100 مربع میٹر واقع Desa Manislor Kecamatan Jalaksana Kuningan (Jafer) مالیتی -/1000000 روپے۔ اور حق مہر-/450000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/15000 روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Sartinah انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ahmad S/O Tirta خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 Tati پسر موصیہ۔

مسل نمبر 31663

میں Syarifatunnisa زوجہ مکرم Sahidin پیشہ خانہ داری عمر31 سال بیعت فروری 1983ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زمین برقبہ 252 مربع واقع Meterat Garut انڈونیشیا مالیتی-/1800000 روپے۔ اور حق مہر سونا4 گرام مالیتی-/100000 روپے۔ کل جائیداد-/1900000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/105000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Syarifatunnisa جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Sahidin خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Tahir Ahmad پسر موصیہ۔

مسل نمبر 31664

میں Siti Zahari بیوہ Sutan Zainal Abidin (Alm) پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت 1938ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- مکان برقبہ 106 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی-/35000000 روپے۔ 2- کار ماڈل 1996ء مالیتی-/19000000 روپے۔ 3- طلائی زیور وزنی 126 گرام مالیتی-/2963000 روپے۔ اور گھڑی مالیتی-/575000 روپے۔ کل جائیداد-/57538000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/600000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Siti Zahari انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Dr. Ir Munawar Ahmad انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Baharuddin Muchtar انڈونیشیا۔

○ "ناظمین اطفال توجہ فرمائیں۔
ماہ جون 98ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "پیارے مہدی کی پیاری باتیں" مقرر ہے۔
(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتے ہیں۔

محترمہ جند وڈی صاحبہ اہلیہ ملک ظل محمد صاحب (سابق صدر جماعت مجوکہ) 98-5-22 کو وفات پاگئیں ہیں۔ موصوفہ نہایت مخلص احمدی اور سلسلہ کی فدائی خاتون تھیں' غریب پرور' مہمان نواز اور امامت احمدیہ سے بہت عقیدت کا تعلق رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے آمین اور ان کی اولاد کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

○ مورخہ 16- جون 98ء کو مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ نواب شاہ شہرو ضلع کی والدہ محترمہ بیگم بی بی اہلیہ مکرم چوہدری غلام نبی علوی صاحب بقضائے الٰہی نواب شاہ سندھ میں وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 98-6-17 کو محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بیت المبارک میں عصر کے بعد پڑھائی۔ قبر تیار ہونے کے بعد محترم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مولا کریم موصوفہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

○ محترم محمد ابراہیم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ آف کلاس والہ ضلع سیالکوٹ و سابق امیر حلقہ امارت کھیوہ باجوہ حال دارالبرکات ربوہ مورخہ 98-5-25 کو اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں۔ اگلے روز 98-5-26 کو صبح 8 بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری محمود احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔

موصوف نے تقریباً 40 سال بطور صدر جماعت احمدیہ کلاس والا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ احباب کرام موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

○ محترم ڈاکٹر ملک ممتاز احمد صاحب ممتاز آپٹیکل سروس فیصل آباد مورخہ 13- جون 1998ء بوقت 5 بجے صبح بعمر 80 سال وفات پا گئے ان کا جنازہ مربی سلسلہ فیصل آباد نے بعد از نماز مغرب بیت الفضل فیصل آباد میں پڑھایا اور احمدیہ قبرستان فیصل آباد میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم شیخ مظفر احمد صاحب نائب امیر جماعت نے دعا کروائی۔

آپ محترم ملک مظفر احمد صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کے بڑے بیٹے تھے۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے پروفیسر ڈاکٹر وسیم احمد لاہور ملک نسیم احمد اور ملک شمیم احمد فیصل آباد اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب معاون ایڈیٹر الفضل جگر کی خرابی کے عارضے سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد یوسف مجوکہ صاحب حال جرمنی عرصہ 13 سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔
احباب ان کے لئے دعا کریں

ضروری اعلان

○ بحوالہ الفضل مورخہ 98-6-17 کو چار عدد کوارٹرز کی نیلامی کے سلسلہ میں جو اعلان الفضل میں شائع کرایا گیا ہے۔ کہ 98-6-21 کو نیلامی ہوگی۔ یہ نیلامی منسوخ کی جاتی ہے۔
(ناظم جائیداد)

بقیہ صفحہ 2

انہوں نے لکھا' "...... بحیثیت مجموعی انگریزی زبان کے (دینی) لٹریچر میں یہ ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ جس کے لئے دنیا جماعت احمدیہ کی ازحد ممنون ہے۔"

پروفیسر ایچ' اے' آر گب نے لکھا۔ "یہ ترجمہ قرآن مجید کو انگریزی زبان کا جامہ پہنانے کی ہر سابقہ کوشش کے مقابلے میں زیادہ قابل تحسین ہے۔"

رچرڈ بیل نے لکھا' "یقیناً قرآنی تعلیمات کو جامعیت کے ساتھ پیش کرنے کا یہ انداز جدت کا حامل اور ہر طرح تحسین کے قابل ہے...... اس امر کا اعتراف نہ کرنا احسان ناشناسی ہوگی کہ یہ ایک عظیم اور قابل تحسین کوشش کا یہ پہلا ثمرہ ہے"

ریجس بلاشیر پروفیسر ادبیات عربی مدرسہ السنہ شرقیہ پیرس نے لکھا' "ترجمہ کی یہ صحت جس سے قرآن کے مبہم اور مشکل مقامات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے ہر تعریف سے بالا ہے......"

شامی پریس اور اکابر دمشق نے بھی اس کو خراج تحسین پیش کیا۔ مشہور مسیحی اخبار النصر نے لکھا' "ہمیں قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوئی ہے۔ یہ ترجمہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی زیر نگرانی کیا گیا ہے...... یہ ترجمہ بلند پایہ خیالات کا حامل ہے۔"

الاخبار دمشق نے لکھا' "جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اپنی مثال آپ ہے"

اس ترجمہ و تفسیر قرآن کی جملہ تفاصیل تاریخ احمدیت جلد دہم سے ماخوذ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 19: جون-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

20جون غروب آفتاب	7-20
21جون طلوع آفتاب	5-00

عالمی خبریں

روس نے پاک بھارت مصالحتی فارمولا پیش کردیا ہے اور کہا ہے کہ پوری دنیا کو جنوبی ایشیا میں ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ پر قابو پانے کے لئے کوششیں کرنی چاہئیں۔ پاکستان اور بھارت کو این پی ٹی اور سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے لئے آمادہ کیا جائے۔ کشمیر سمیت تمام متنازعہ امور طے کرانے کے لئے بھرپور کوششیں کی جائیں۔

بھارتی حکمران جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی نے مسلم پرسنل لاء ختم کرکے اس کی جگہ پر انڈین پرسنل لاز کو رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ جو مسلمان پرسنل لاء کے تحت زندگی بسر کرنا چاہتے ہوں وہ پاکستان چلے جائیں۔ نئے پرسنل لاء سے مسلم اوقاف اور عیسائیوں کے عائلی قوانین بھی ختم ہو جائیں گے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا ہے کہ کچھ حکومتیں حقوق انسانی کی بنیاد کو چیلنج کر رہی ہیں۔ اسرائیل مسلسل ایسے اقدامات کو قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے جو انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہوتے ہیں۔ امریکہ بھی انسانی حقوق کی بنیاد پر وضع کردہ عالمی اصولوں پر عمل پیرا ہونے میں دلچسپی نہیں رکھتا۔ دنیا کے 117 ممالک میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ روزانہ 35 ہزار افراد بھوک کے ہاتھوں دم توڑ جاتے ہیں۔ ماورائے عدالت ہلاکتوں۔ عدالتی قتلوں اور تشدد کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک ارب تیس کروڑ افراد کو روزانہ ایک ڈالر سے کم میں گذارہ کرنا پڑتا ہے۔ دنیا کے آدھے ممالک میں اظہار رائے پر لوگوں کو جیل میں ڈال دیا جاتا ہے۔

امریکہ نے ایران کو ایک بار پھر دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی پیش کش کی ہے۔ اور کہا ہے کہ بداعتمادی کے خاتمہ کے لئے ایران بھی امریکہ جیسی کوششیں کرے۔

بین الاقوامی ذرائع ابلاغ نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اسرائیل ایٹمی دھماکہ کرچکا ہے۔ اس کا ایک ٹیکنیشن انکشاف کرنے پر 18 سال کے لئے جیل میں ہے۔ اسرائیل کے پاس 100 سے 200 تک ایٹمی وارہیڈ موجود ہیں۔ جو دور تک مار کرنے والے میزائلوں کے ذریعہ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ اسرائیل نے 1968ء سے ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط نہیں کئے اس نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط ضرور کئے ہیں لیکن اسرائیلی پارلیمنٹ نے اس کی توثیق نہیں کی۔

امریکی صدر کلنٹن سے 19- ارکان کانگریس نے مطالبہ کیا ہے کہ امریکہ خالصتان کے قیام کی حمایت کرے اور بھارتی پنجاب میں اس مسئلے پر استصواب رائے کرایا جائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سیاسی انارکی پھیلانے والے مفاد پرست عناصر شاید نہیں جانتے کہ وہ کس شاندار منصوبے کے خلاف پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کالا باغ ڈیم وفاق کے زیر کنٹرول ہو گا۔ کسی چھوٹے صوبے کا حق غصب نہیں ہونے دیں گے۔ صوبوں کے حقوق کا مکمل دفاع کیا جائے گا۔ ڈیم کا سب سے بڑا فائدہ سندھ کو ہو گا۔ معاہدے کے تحت پانی کی تقسیم ہو گی۔ ڈیم کی تعمیر کا فیصلہ تبدیل نہیں ہو گا۔ وزیراعلیٰ سندھ اور ارکان اسمبلی کی جانب سے ڈیم کی مخالفت پر وزیراعظم نے شدید ردعمل کا اظہار کیا اور کہا کہ کالا باغ ڈیم پر بلیک میل نہیں ہوں گا۔

مقبوضہ کشمیر میں کپواڑہ اور پونچھ کے علاقوں میں بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپوں میں ایک بھارتی میجر ہلاک اور 7- مجاہدین شہید کر دیئے گئے ہیں۔

وزیراعظم محمد نواز شریف نے وزیراعلیٰ سندھ لیاقت علی جتوئی سے جواب طلبی کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے بیانات پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی ہیں۔ اس پر لیاقت جتوئی نے معذرت کرتے ہوئے جواب دیا ہے کہ میرے بیانات صحیح نہیں چھپے۔ وزیراعظم نے لیاقت جتوئی کو سندھ اسمبلی میں کالا باغ ڈیم کے خلاف قرارداد پیش کرنے سے روک دیا ہے۔

کراچی میں مزید 3 بم دھماکے ہوئے۔ پہلا دھماکہ کراچی سٹاک مارکیٹ اور دوسرا اولڈ سندھ سیکرٹریٹ کے باہر پارکنگ ایریا میں ہوا۔ تیسرا دھماکہ ایم ایف ڈی سی بلڈنگ کے قریب ہوا۔ 15- افراد زخمی ہوئے۔ اور درجنوں گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ پولیس گاڑی پر حملے سے 3- پولیس افسر زخمی ہو گئے۔ متحدہ قومی موومنٹ کے سیکٹر انچارج کے بھائی کو بس سٹاپ پر قتل کر دیا گیا۔ دوسرے کارکن کو گھر میں گھس کر گولیاں ماردی گئیں۔ ایک ریٹائر پولیس اہلکار اور قصاب بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہیں۔ لانڈھی میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ کورنگی میں مظاہرین نے ٹائر جلائے اور دکانیں بند کروادیں۔ متاثرہ علاقوں میں پولیس کی مزید نفری بھیج دی گئی ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت مجھے ہتھکڑی لگائے مگر سوچ لے ملک کا کیا حشر ہو گا۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی حکمران پارٹی ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے ہتھکڑی لگائیں گے۔ تم واجپائی کو ہتھکڑی نہیں لگا سکے۔ مجھے پکڑ کر "تخت لاہور" اونچا کرنا ہے تو کر لو۔ میں خبردار کر رہی ہوں۔ نواز شریف کی حرکتوں سے پاکستان ٹوٹ جائے گا۔ ملک متحد ہو رہا تھا۔ کالا باغ ڈیم کا اعلان کرکے ایک سیکنڈ میں یہ اتحاد ختم کر دیا گیا نواز شریف کا پیغام یہی ہے کہ تینوں صوبے جہنم میں جائیں۔ ہمیں ان کی ضرورت نہیں۔ بے نظیر بھٹو نے کراچی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عدالتیں مجھے تحفظ دیں۔ تحقیقاتی کارروائیاں سیاسی انتقام ہیں۔

کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے ٹیلی فون کا ماہانہ رینٹ بڑھا کر 180 روپے کرنے۔ لوکل کالوں کے چارجز میں 15 فیصد کمی کرنے اور لوکل کال کا دورانیہ پانچ منٹ تک محدود کرنے کی منظوری دی ہے 4 منٹ بات ہونے کے بعد صارف کو بیپ سنائی دے گی۔ 5 منٹ بعد دوسری کال چارج ہو گی۔ نئے ٹیلی فون کنکشن فیس چار ہزار ایک سو پچاس روپے سے کم کرکے چار ہزار روپے کردی گئی ہے۔ تحقیقی اور تعلیمی اداروں کو انٹرنیٹ کے چارجز میں 50 فیصد رعایت ہر ماہ اور 20 گھنٹے مفت دیئے جائیں گے۔ 200 روپے ماہانہ ادا کرنے والے انٹرنیٹ صارفین کے لئے لوکل کال فری ہو گی۔

وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ضرورت پڑی تو مزید دھماکے کریں گے۔ پاکستان کی طرف سے دھماکے نہ کرنے کے اعلان کا مطلب یہ ہے کہ فی الحال تجربات کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

باوثوق ذرائع کے مطابق پنجاب حکومت نے انتظامی اخراجات میں کمی کے ضمن میں گذشتہ چند برسوں میں بنائے گئے اضلاع نارووال، منڈی بہاؤالدین، پاکپتن، حافظ آباد اور لودھراں اضلاع ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے سالانہ 40 کروڑ روپے کی بچت ہو گی۔

بلوچستان کی صوبائی اسمبلی میں مالی سال 99-1998 کا بیس ارب سے زائد کا بجٹ پیش کر دیا گیا ہے۔ بجٹ میں ایک ارب 10 کروڑ کا خسارہ دکھایا گیا ہے وزراء دو سے زائد گاڑیاں نہیں رکھ سکیں گے ایک اخبار خریدنے کی اجازت ہو گی۔ وزراء، مشیروں اور خصوصی معاونین کو گھروں کی آرائش و زیبائش کے لئے فنڈ کی فراہمی بند کر دی گئی ہے۔ گورنر اور وزیراعلیٰ کے صوابدیدی فنڈ میں کمی کردی گئی ہے۔

بلوچستان اسمبلی میں صوبائی بجٹ کے موقع پر اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ اس کا اعتراض تھا کہ مینگل حکومت چونکہ اکثریت کھو چکی ہے اس لئے وہ بجٹ پیش نہیں کر سکتی۔

نصیر سومرو قد میں عالم چنا سے بھی دو انچ لمبا ہے۔ اس کا قد مزید تین انچ بڑھے گا۔ اس وقت اس کا قد 7فٹ 9انچ ہے اس کا کہنا ہے کہ پاؤں ساڑھے پندرہ انچ لمبا ہے۔ جوتے اور کپڑے نہیں ملتے۔ ابھی تک اس کا نام گینز بک آف دی ورلڈ ریکارڈ میں شامل نہیں کیا گیا۔

کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی میں ٹیلی فون کی لوکل کال 5 منٹ تک محدود کر دی گئی ہے۔ اندرون ملک نرخوں میں 15 فیصد کمی کی گئی ہے۔ تعلیمی مقاصد کے لئے انٹرنیٹ کے استعمال پر 50 فیصد رعایت دی جائے گی۔ نئے ٹیلی فون کنکشن کی فیس 150 روپے کم کردی گئی ہے۔

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
فون: 211158 (گلی کے اندر)

کوٹھی برائے فروخت
بالکل نئی تعمیر کردہ کوٹھی واقع دار الصدر غربی نزد اللطیف فلیٹس برقبہ 12 مرلہ، ڈبل سٹوری، 60 فٹ بڑی سڑک پر، 3 بیڈ، 3 باتھ، TV لاؤنج، ڈرائنگ ڈائننگ، 2 کچن، سٹور گیراج مکمل ائرکولنگ پانی بجلی گیس فون۔
رابطہ فون نمبر 880 بعد دوپہر 2 بجے

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

ھوالشافی
بہتر تشخیص ..... بہتر علاج
نئی اور پرانی، لاعلاج اور ضدی امراض کے علاج کا واحد مرکز
حامد ہومیوپیتھک کلینک
22/12 دار الیمن شرقی ربوہ
بیرون ربوہ کے احباب جوابی لفافہ بھیج کر تشخیص فارم حاصل کریں اور گھر بیٹھے علاج کروائیں

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ